بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن مجید کے الفاظ اور انداز بیان میں تدبر-7

قرآن مجید کے خوبصورت الفاظ اور بہترین انداز بیان پر غور و فکر کا درس جاری ہے
آج کی نشست میں دو ملتے جلتے لفظوں بلکہ حروف میں غور و فکر کرتے ہیں إليك اور عليك
إلى اور على۔ حروف الجر کا موضوع بہت ہی دلچسپ اور لمبا ہے، اس وقت صرف ایک ہی موضوع پر بات کرتے ہیں (قرآن مجید کے نزول کے تعلق سے اور وہ بھی ایک ہی سورت میں) اللہ تعالیٰ آسانیاں فرمائے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّينَ ۝٢﴾ [الزمر: 2]

اور دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۖ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَن ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۖ وَمَا أَنتَ عَلَيْهِم بِوَكِيلٍ ۝٤١﴾ [الزمر: 41]

یہ دونوں ایک ہی سورت کی آیتیں ہیں ان دونوں آیتوں کے ابتدائی جملے بھی ایک جیسے ہیں صرف ایک لفظ میں فرق ہے، إليك اور عليك

ان دو ملتے جلتے لفظوں إليك وعليك میں کیا فرق ہے؟

عربی لغت میں ان دونوں کے معنے مختلف ہیں:

إلی: کا معنی ہے کی طرف

علی: کا معنی ہے اوپر یا پر وغیرہ۔

اور عربی لغت اور بلاغت کا قاعدہ یہ ہے کہ:

عليك کے لفظ میں مشقت اور سختی کا معنی ہے اور إليك میں یہ معنی موجود نہیں ہے بلکہ اسکے برعکس آسانی کا معنی پایا جاتا ہے۔ چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

إنا سنلقی علیك قولا ثقیلا

کُتب علیکم القتال

کُتب علیکم الصیام

إن الصلاۃ کانت علی المؤمنین کتابا موقوتا

آیئے دیکھتے ہیں کہ قرآن مجید میں اس قاعدے کو کیسے مد نظر رکھا گیا ہے:

سورت الزمر کی ان دونوں آیتوں میں کیا فرق ہے؟

﴿إِنَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّينَ ۝٢﴾ [الزمر: 2]

بے شک ہم نے تیری طرف یہ کتاب حق کے ساتھ نازل کی، پس اللہ کی عبادت اس طرح کر کہ تو دین کو اسی کے لیے خالص کرنے والا ہو۔

اس آیت کریمہ میں کتاب کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کی حد تک ہے اسی لیے إليك فرمایا۔

اوراس آیت کریمہ میں:

﴿إِنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ فَمَنِ اهْتَدَى فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ ﴿٤١﴾﴾ [الزمر: 41]

بے شک ہم نے تجھ پر یہ کتاب لوگوں کے لیے حق کے ساتھ نازل کی ہے، پھر جو سیدھے راستے پر چلا سو اپنی جان کے لیے اور جو گمراہ ہوا تو اسی پر گمراہ ہوگا اور تو ہرگز ان پر کوئی ذمہ دار نہیں۔

إِنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ

اس آیت کریمہ میں معاملہ لوگوں کی دعوت اور تبلیغ کا ہے اور لوگوں کو حق کی تبلیغ کرنے میں مشقت ہے اسی لیے علیک فرمایا۔

اچھا اگر لوگ اس کتاب کی دعوت پر غور و فکر کریں تب دعوت آسان ہوگی یا مشکل؟

سورت النحل کی آیت نمبر 44 میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٤٤﴾﴾

[النحل: 44]

وأنزلنا إليك الذِّكر: مشکل یا آسان؟ آسان۔

اچھا اگر لوگوں میں اختلافات پیدا ہو جائیں اور انکو دعوت کے ساتھ ان اختلافی مسائل کو بھی بیان کرنا ہو تب دعوت کیسے ہوگی؟

اسی سورت میں آیت نمبر 64 اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٦٤﴾﴾ [النحل: 64]

فرمایا: وما أنزلنا عليك الكتاب

اختلافی مسائل کو بیان کرنے میں مشقت ہے اسی لیے صبر حکمت اور احتیاط کی ضرورت ہے۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

دیکھیں ہر لفظ اپنی جگہ پر کیسے خوبصورت انداز میں موجود ہے، یہاں تک کہ ایک جیسے حروف بھی اپنی اپنی مناسب جگہ پر ہیں انکے بدلنے سے لفظوں اور انکے معنوں میں بہت فرق پڑ جاتا ہے۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ کی اس پاک کلام کی عظمت جس کے سامنے عربی لغت اور بلاغت کے بڑے بڑے ماہرین کے سر جھک گئے۔

والحمد لله رب العالمين - والله أعلى وأعلم .

سبحانك اللهم وبحمدك أشهد أن لا إله إلا أنت أستغفرك وأتوب إليك

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظ اللہ) کے آڈیو درس (رمضان اور قرآن -7) سے لیا گیا ہے۔